چنگیا، وہ تین کون تھے؟

مصنّف: مہر نگار مسرور

تصاویر: منصور اے

چنگیا وہ کون تھے؟

مہر نگار مسرور

تصاویر: منصور اے

جس دِن بھونچال آیا آم کے کئی درخت گِر پڑے۔ ایسا لگا جیسے کسی نے موٹے موٹے تنوں کو اکھیڑ کر چِت کر دیا ہو۔ ٹہنیاں زمین پر نڈھال پڑی تھیں۔ اور جڑیں حیرت سے آسمان کو گھور رہی تھیں۔ عجیب منظر تھا۔

رنگ بھرے طوفان کے بعد چنگیا جلدی جلدی باغ کی طرف دوڑی۔ وہاں گرے ہوئے درختوں کے ارد گرد گھومی۔ ایک بڑے سے درخت کو پسند کر کے فیصلہ کیا کہ اِس کی شاخوں کے بیچ میں چھوٹا سا گھر بنایا جائے۔ نینو اور گڑیا کے لئے پتوں کے درمیان الگ الگ کمرے ہوں۔ اپنے لیے اُس نے طے کیا کہ جڑوں کے بیچوں بیچ ایک کُتب خانہ ہو۔

کودتی اُچھلتی چنگیا دوڑی دوڑی گئی اور بہت سی کتابیں اُٹھا لائی۔ اُن کو اُس نے جڑوں کے بیچ میں سجا دیا۔ پھر رنگوں کا ڈبّہ اور کاغذ لائے گئے۔ تب چنگیا ایک تصویر بنانے بیٹھی۔ وہ اس میں اتنی مصروف ہو گئی کہ کُچھ دیر اُس کو اپنے آس پاس کی خبر نہ رہی۔ مگر اچانک اُس کی نظر تین چھوٹے چھوٹے آدمیوں پر پڑی۔ یہ تینوں اُس کو بہت غور سے دیکھ رہے تھے۔ ایک سوکھا سا کھا، ٹیڑھا میڑھا سا۔ دوسرا ٹھنگنا بالکل آم کی گٹھلی کی طرح۔ تیسرا ہنس مکھ، جھومتے، ہلتے جُلتے پتّے کی طرح۔

یہ آخری آدمی ہنس کر بولا "تُم چنگیا ہو۔ اور تمہیں لکھنے اور تصویر میں رنگ بھرنے کا بے حد شوق ہے۔"

چنگیا بہت حیران ہوئی۔ اُس نے پوچھا۔ "میرے شوق کے بارے میں آپ کو کیسے معلوم ہوا؟"

"کیونکہ میں اتا پتا ہوں۔" اُس نے جواب دیا۔ "میرا کام ہی ہے سب چیزوں کا اتا پتا رکھنا۔"

”اچھا! اور یہ لوگ کون ہیں؟“ چنگیا نے تعجّب سے پوچھا۔

”یہ میرے دوست ہیں۔“ اتا پتا نے کہا۔ ”اِن سے ملئے۔ یہ سوکھے ساکھے، جڑوں سے ملتے

جلتے تو جھوٹ موٹ ہیں۔ یہ جھوٹ بول بول کر سوکھ گئے ہیں۔ اور یہ ٹھنگنے، گٹھلی سے توڑ پھوڑ ہیں۔ یہ کُچھ نہ کُچھ توڑتے ہی رہتے ہیں۔ ایک دِن غَلَطی سے انہوں نے اپنی ہی گردن توڑ لی۔ اِس وجہ سے آپ کو اِن کے سر اور جسم کے

درمیان کوئی فاصلہ نظر نہیں آتا۔"

یہ تعارف جیسے ہی ختم ہوا، توڑ پھوڑ نے مُٹھّی میں مٹّی اُٹھا اُٹھا کر چنگیا کی کتابوں پر پھینکنا شروع کی۔

"ارے، یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟" چنگیا نے گھبرا کر کہا۔ "میری کتابیں خراب ہو جائیں گی۔"
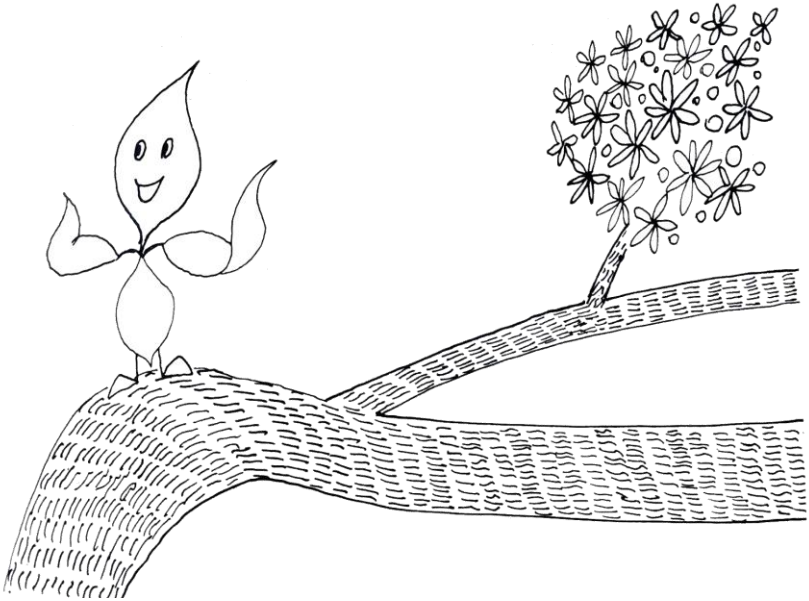
”تو میں اور کیا کروں؟“ توڑ پھوڑ بولا۔ ”میرا تو کام ہی یہ ہے۔ ہر چیز کو خراب کرنا۔“

پھر اُس نے نہایت بے فکری سے چنگیا کی بنائی ہوئی رنگین تصویر پر ہاتھ پھیر کر اُسے خراب کیا۔ اِس پر نینو کو بہت غصّہ آیا، اور وہ گرج کر بولا۔ ”ارے او! سنبھل جا، ورنہ میں تیری گردن مروڑ دوں گا۔“
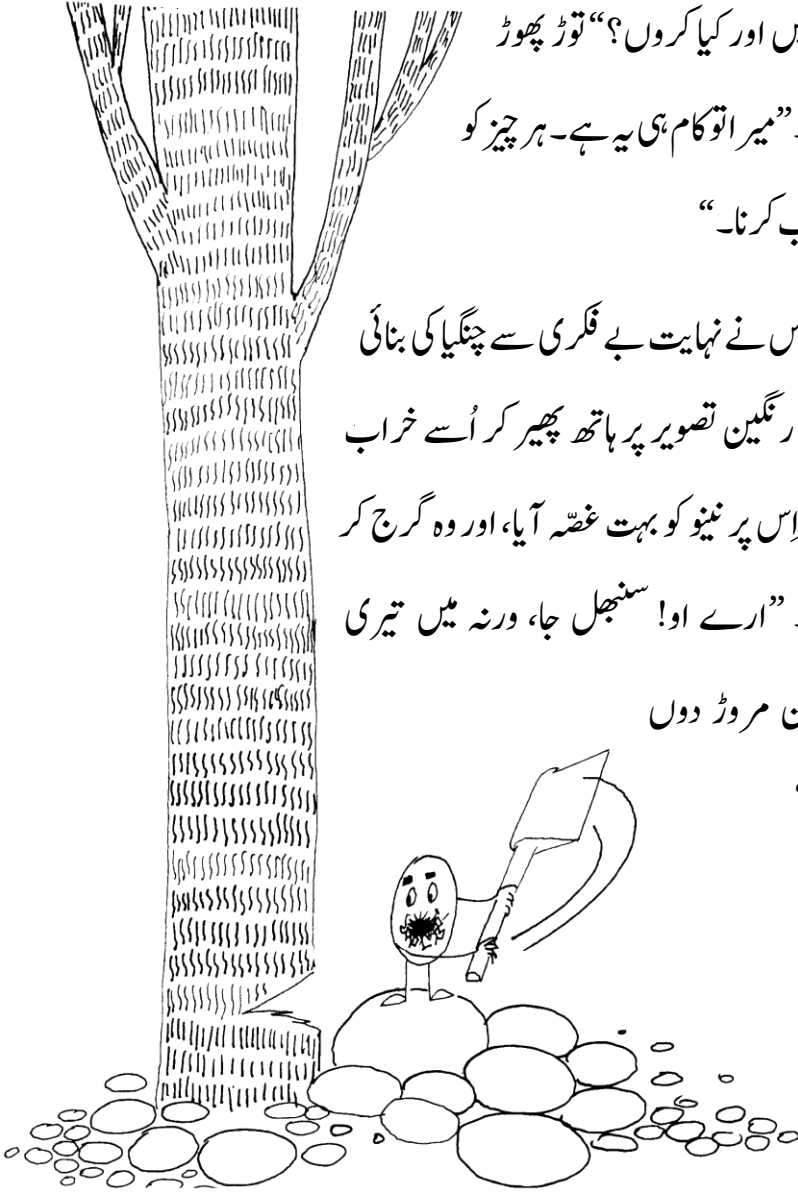
اِس بات پر اتاپتاہنس کر کہنے لگا۔ ”جناب اِس کی گردن کہاں جو آپ اُس کو مروڑ سکیں۔“

ایک دم سے جھوٹ موٹ، جو اب تک چُپ تھا، بولا۔ ”اگر تُم ٹہنی سے اُلٹے لٹک جاؤ تو توڑ پھوڑ باز آ جائے۔“ بے چارے نینو نے چنگیا کی کتابیں بچانے کی خاطر ایسا ہی کیا۔ ایک شاخ سے اُلٹا لٹک کر جھانکنے لگا۔ مگر توڑ پھوڑ برابر مٹّی پھینکتا ہی رہا۔

اب اتاپتانے خوب قہقہے لگائے۔ ہنس ہنس کر لوٹ گیا۔ پھر کہنے لگا ”چنگیا تمہارا بھالو بہت بے وقوف ہے۔ اِس نے جھُوٹ مُوٹ کی بات کیوں مانی؟ یہ تو تمہیں ہر بات اُلٹی بتائے گا۔“

اب چنگیا اور اُس کے ساتھی ایک دم سے بہت پریشان ہوئے۔ توڑ پھوڑ کی حرکتوں کا کوئی علاج اُن کو نہ سوجھا۔ اچانک چنگیا کی نظر اپنی چھوٹی سی کُلھاڑی پر پڑی۔ جھٹ سے اُس کو اُٹھا کر بولی۔ ”جناب توڑ پھوڑ صاحب، آپ یہ کلھاڑی لے لیجیے اور اِس سے لکڑیاں کاٹنا شروع کر دیں۔“

جیسے ہی توڑ پھوڑ نے خرابی کا ایک اور موقع پایا، وہ کتابیں چھُوڑ، کلہاڑی لے کر ایک درخت پر پل پڑا۔
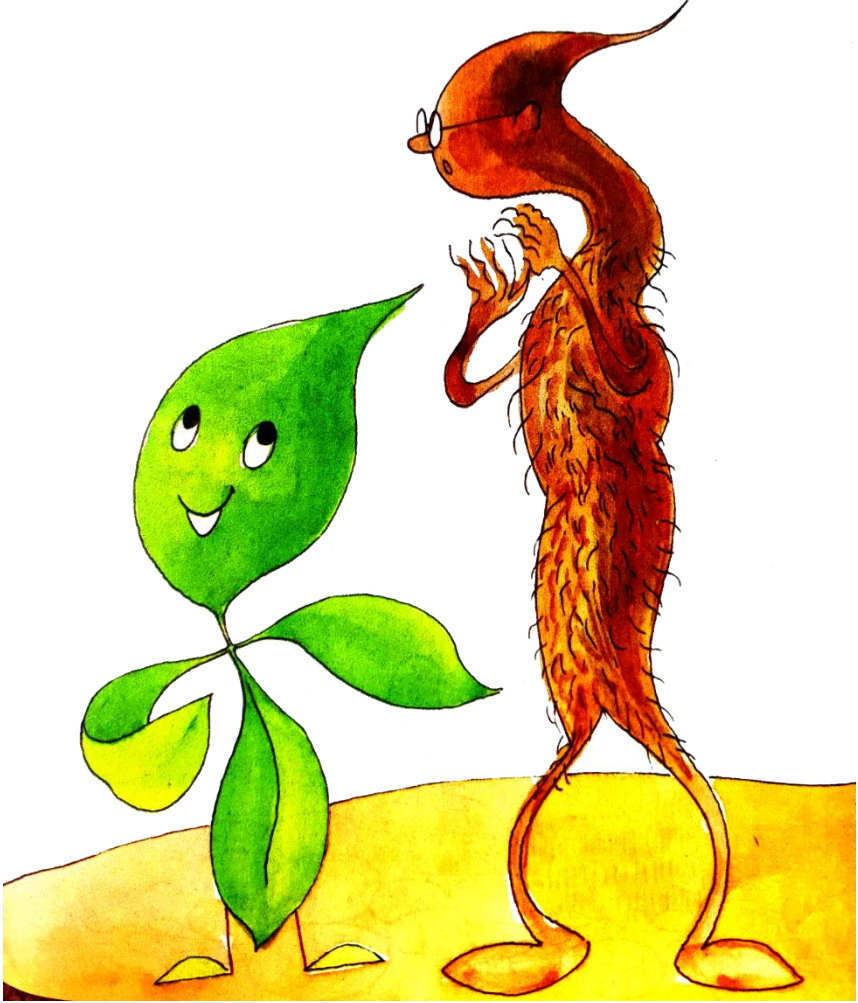
اس وقت تک اتا پتا ایک شاخ پر چڑھ گیا تھا۔ وہاں جھُولتے ہوئے اُس نے چنگیا سے پوچھا۔ ”چنگیا کیا تُم درختوں کے راز معلوم کرنا چاہتی ہو۔ صرف میں جانتا ہوں وہ کیا ہیں۔“

”ہاں ضرور۔“ چنگیا نے جواب دیا۔ پھر بے چینی سے تالیاں بجا کر کہنے لگی۔ ”میں بھی آپ کو ایک بات بتاتی ہوں۔ وہ یہ کہ مُجھے راز کی باتیں بہت پسند ہیں۔“ اتا پتا یہ سُن کر بگڑ گیا۔ خفا ہو کر بولا ”مُجھے کُچھ بتانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں پہلے ہی کہہ چُکا ہوں کہ مُجھے سب کُچھ معلوم ہے۔

اس پر جھوٹ موٹ نے چالاکی سے کہا۔ ”اِس کی باتوں میں مت آنا۔ اِس کو کُچھ نہیں آتا جاتا۔“

”اس سے ثابت ہو گیا کہ مُجھے ہر چیز کا عِلم ہے۔“ اتا پتا نے اطمینان سے کہا۔

”کیوں۔۔۔؟“ نینو نے پوچھا۔ تو اتا پتا نے بے نیازی سے کہا۔ ”کیونکہ بُدھو بھالو، جھوٹ موٹ صرف جھوٹ بولتا ہے۔ یعنی اِس کی باتوں کا الٹ صحیح ہوتا ہے۔ سمجھے!“ اور وہ پھر شاخ پر جھولنے لگا۔

اب چنگیا کی حیرانی اِن باتوں اور بڑھی۔ پوچھنے لگی۔ ”جناب، آپ کو جھوٹ بولنے کا اتنا شوق کیوں ہے؟“

”کیونکہ مُجھے سچ سے پیار ہے۔“ جھوٹ موٹ نے جواب دیا۔

”ارے اگر آپ کو سچّائی سے لگاؤ ہوتا تو آپ کا نام جھُوٹ مُوٹ کیوں پڑتا؟“ گڑیا نے بھویں چڑھا کر پوچھا۔

”کیا تُم سب کُند ذہن ہو؟“ اتا پتا نے چِڑ کر کہا۔ ”بتا تو دیا کہ یہ کبھی سچ نہیں بولے گا۔“

جھوٹ موٹ نے اپنی یہ تعریف سُنی تو اُس نے کُچھ نہ کہا، مگر کیریاں اُٹھا اُٹھا کر کھانے لگا۔ پہلے ایک، پھر دو۔ ہوتے ہوتے چھ سات ہڑپ کر گیا۔ اِتنی تیزی سے کھاتا چلا گیا کہ چنگیا گھبرا گئی۔ ”جناب جھوٹ موٹ“ اس نے کہا۔ ”شاید آپ کو یہ معلوم نہیں کہ اگر آپ اتنی زیادہ کچّی کیریاں اتنی تیزی سے کھائیں گے تو آپ بیمار ہو جائیں گے۔“

"ہرگز نہیں۔" اتاپتا ہنس کر بولا۔ "اِن کے ایسے کھانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ اندر ہی اندر گُڑھتے رہتے ہیں۔ لہٰذا اِن کو اور کوئی بیماری نہیں لگتی۔"

یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ اچانک ایک بڑے دھماکے کی آواز آئی۔ سب اُچھل پڑے۔ یکایک مُڑ کر جو نگاہ دوڑائی تو دیکھا کہ توڑ پھوڑ نے ایک آم کے درخت کو کاٹ کر گِرا دیا تھا۔

"ارے یہ آپ نے کیا کر دیا؟" چنگیا بولی۔ "آپ سے تو گِرے ہوئے تنے کاٹنے کو کہا تھا۔" مگر توڑ پھوڑ اپنی کامیابی سے اتنا خوش تھا کہ وہ ایک اور درخت پر کلہاڑی کے وار کرنے لگا۔

نینو نے گھبرا کر التجا کی کہ "دیکھئے جناب توڑ پھوڑ، ایک ایک کر کے اگر آپ نے سب درخت کاٹ ڈالے تو ہمارے کھیل کی جگہ برباد ہو جائے گی۔"

توڑ پھوڑ نے دانت دِکھا کر کہا۔ "پہلے آپ کے کھیل کی جگہ تہس نہس کروں گا پھر آپ کے رہنے سہنے کی۔ آپ کا نام و نشان تک باقی نہ رہے گا۔ ایسی بربادی اور بگاڑ میں تو مزا آتا ہے مُجھے۔"

موٹ نے تِرچھے مُنہ سے مُسکرا کر کہا۔ ”توڑ پھوڑ کتنا نیک آدمی ہے۔ یہ نہ خود کُچھ بگاڑتا ہے نہ دوسروں کے کام میں دخل دیتا ہے۔“

گڑیا کی سمجھ میں کُچھ نہیں آرہا تھا۔ گھبرا کر پوچھنے لگی ”لیکن چنگیا معلوم تو ایسا ہوتا ہے کہ توڑ پھوڑ نہ خود کُچھ کرتا ہے، نہ دوسروں کو کُچھ کرنے دیتا ہے۔ میری تو سمجھ میں اِن لوگوں کی باتیں نہیں آتیں۔“

”تو مُجھ سے پوچھ لیا کرو۔“ اتا پتا نے کہا۔

”اپنے دماغ پر کیوں بے کار زور ڈالتی ہو؟“

اس پر چنگیا جلدی سے بول اُٹھی۔ ”اگر آپ کو سب معلوم ہے تو آپ ہی بتا دیجئے کہ ہم توڑ پھوڑ کو بربادی پھیلانے سے کیسے روکیں۔“

اتا پتا ہنسنے لگا۔ ”ہاہاہا۔ اگر تُم مُجھے پکڑ لو تو میں تمہیں بتا دوں۔“ یہ کہہ کر وہ اوپر کودا اور ایک لٹکتی ٹہنی کے سہارے درخت پر اور اوپر چڑھ گیا۔

چنگیا، نینو، گڑیا سب اُس کے پیچھے ہو لیے۔ مگر وہ اوپر چڑھتا ہی چلا گیا۔ پھر چنگیا نے نینو اور گڑیا کو ایک طرف بِٹھا دیا اور خود پیچھا کرتی رہی۔ اوپر کی شاخوں پر پہنچ کر کیا دیکھا کہ اتا پتا ایک گھونسلے کے پاس بیٹھا اُس کو ایک فیتے سے ناپ رہا ہے۔ ”ارے آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟“ چنگیا نے آواز دی۔ پرندوں کے بارے میں اپنی معلومات پوری کر رہا ہوں۔“

اتا پتا نے جواب دیا۔ اِس کے بعد اُس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی ترازو نکال کر اس پر چڑیا کے ایک انڈے کو تولا اور اپنی چھوٹی سی کاپی میں کُچھ درج کر لیا۔ پھر آناً فاناً کود کر غائب ہو گیا۔

"مُجھے پکڑو چنگیا۔" اُس کی آواز نیچے سے آئی۔ چنگیا درخت پر خاصا اونچا پہنچ گئی تھی، بگڑ کر نیچے اُترنے لگی۔ مگر نینو، جو نیچے ہی بیٹھا تھا، چستی اتا پتا کے پیچھے ہو لیا۔

اب ایک آنکھ مچولی جیسی بھاگ دوڑ شروع ہوئی۔ اتا پتا آگے آگے۔ نینو پیچھے پیچھے۔ کبھی اتا پتا پھولوں پر جھولتا۔ کبھی ٹہنی پر پھسل کر نیچے اُتر آتا۔ اگر نینو قریب پہنچ جاتا تو اتا پتا ہوا میں کود کر کسی تتلی کی طرح کبھی اِدھر کبھی اُدھر اُڑ جاتا۔ اِتنے میں چنگیا آن پہنچی۔ مگر اتا پتا اتنی پھُرتی سے اِدھر اُدھر پھُدکتا، اُڑتا رہا کہ کسی کے ہاتھ نہ آیا۔

آخر تھک ہار کر چنگیا اور نینو گھاس پر بیٹھ گئے۔ ہانپ، ہانپ کر چنگیا نے جھوٹ موٹ سے پوچھا۔ "جھوٹ موٹ صاحب، آپ ہی کوئی ایسا طریقہ بتایئے جس ہم توڑ پھوڑ کو روک سکیں۔"

جھوٹ موٹ نے کندھے جھٹکا کر کہا۔ "تُم نے توڑ پھوڑ کا مشورہ کیوں لیا؟ تُم نے توڑ پھوڑ کو اپنی کتابیں اور رنگ کیوں دِکھائے؟ اگر تُم اُس کی طرف توجّہ نہ کرتیں تو وہ تمہارا کُچھ نہ بگاڑتا۔"

اِس بات سے تو نینو کا بھی سر چکرا گیا اور وہ کہنے لگا۔ ''چنگیا۔ آخر اس کا مطلب کیا نکلتا ہے؟''

چنگیا نے بہت سوچ کر جواب دیا۔ ''جھوٹ موٹ ہر بات اُلٹی کہتا ہے اِس واسطے اُس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ ہم نے توڑ پھوڑ سے مشورہ نہیں لیا۔ اور نہ ہی اُس کو اپنی کتابوں اور رنگوں کے کھیل میں شریک کیا، اِس لیے وہ ہمارا گھر برباد کر رہا ہے۔''

اس پر گڑیا بولی۔ ''پھر چنگیا، اُس کو کتابیں دے ہی دو۔ اِس کو ہم اپنے کھیل میں بھی شریک کر لیں۔ ورنہ سارا باغ اُجڑ جائے گا۔''

چنگیا سوچ ہی رہی تھی کہ ایسا کرے یا نہ کرے کہ پھر آواز آئی۔ کررررڑ۔۔۔ دھڑام! توڑ پھوڑ ایک اور درخت کاٹنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اِس نئے حادثے نے چنگیا کی ہچکچاہٹ ختم کر دی۔ جلدی جلدی اُس نے کتابیں اور رنگوں کے ڈبّے اُٹھائے اور توڑ پھوڑ کو آواز دی۔ وہ درختوں کو چھوڑ کر اُن کی طرف لپکا۔ اُس نے کلہاڑی الگ پھینک دی۔ پھر قینچی اُٹھا کر وہ کتاب کے صفحوں کو کاٹنے

لگا۔ چنگیا نے بِلبِلا کر چیخ ماری۔ نینو گرج کر بولا "اب دیکھا اِس کو کھیل میں شریک کرنے کا نتیجہ؟"

گڑیا نے توڑ پھوڑ سے کتابیں بچانے کی بہت کوشش کی لیکن

ساری کوشش بے سود رہی۔ پھر توڑ پھوڑ نے مٹھیوں میں رنگ بھر بھر کے تینوں پر اُن کی بوچھار کی۔ چنگیا، گڑیا اور نینو کا عجب رنگارنگ حلیہ بن گیا۔

اتا پتا جھولتا جھومتا ہوا واپس لوٹا۔ گڑیا نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔ ’’تُم بھی بڑے بُرے آدمی ہو۔ اپنے دوستوں کو روکتے نہیں۔‘‘

جھوٹ موٹ نے خوشی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ ’’کتابوں کو پھاڑنا، رنگوں کو

پھینکنا بڑا اچھّا کام ہے۔ اور نہ خود لکھنا، نہ دوسروں کو لکھنے دینا سب سے بہترین مشغلہ؟"
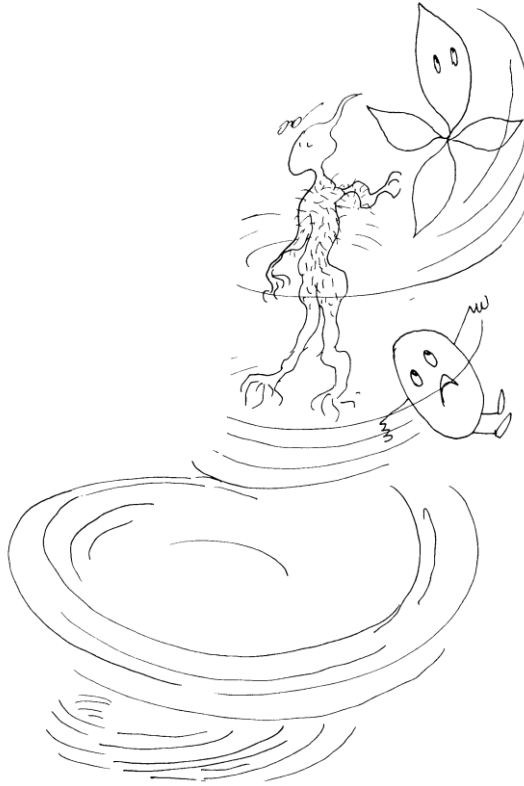
اس پر اتا پتا نے کہا۔ "اب تو اِن سمجھنے والوں کو سمجھ لینا چاہیے۔" پھر اُس نے ایک ایسی سنسناتی ہوئی سیٹی بجائی جیسے کوئی بہت تیز ہوا چل رہی ہو۔

دیکھتے ہی دیکھتے ہوا کا ایک بگولا اُٹھا، اور چکراتا ہوا قریب آیا تو اتا پتا، توڑ پھوڑ، اور جھوٹ موٹ تینوں کو اپنی لپیٹ میں لے کر غائب ہو گیا۔

نینو اور گڑیا نے اِدھر اُدھر مُڑ کر دیکھا پھر حیران ہو کر چنگیا سے پوچھا "چنگیا۔ وہ تین کون تھے۔"

ختم شد